سچ زیادہ دیر تک چھپایا نہیں جاسکتا

ارشاد احمد حقانی
(کالم نگار روزنامہ جنگ)

سچ سچ ہوتا ہے اور خواہ اس کو مسخ کرنے اور دبانے کی جتنی بھی کوشش کی جائے، کبھی نہ کبھی اس کا اعتراف سب کو کرنا پڑ جاتا ہے، پاکستان دہشت گردی کے خلاف مبینہ جنگ میں امریکہ اور اس کے اتحادیوں کا ساتھ دے رہا ہے اور یہی وجہ ہے کہ مغربی حکومتیں کبھی کھل کر پاکستان کی غیر جمہوری فوجی حکومت پر تنقید نہیں کرتیں، زیادہ سے زیادہ ان کا مطالبہ آزاد الیکشن کے انعقاد تک محدود رہتا ہے، لیکن یہ مطالبہ بھی صرف زبان کی حد تک کیا جاتا ہے، ان کا عمل اس بات کی شہادت نہیں دیتا کہ وہ دل سے پاکستان میں جمہوریت کے حامی ہیں، تاہم آج کی دنیا میں ایسے بہت سے ادارے موجود ہیں جو تمام تحفظات اور محدود مفادات کو ایک طرف رکھتے ہوئے پورا سچ بیان کر دیتے ہیں۔

پاکستان میں اس وقت صدر مشرف کی حکومت کے خلاف رائے عامہ اس طرح متحد نظر آتی ہے کہ ماضی میں اس کی کم ہی مثالیں ملتی ہیں، ایک طرف مفتی اعظم پاکستان جنرل پرویز مشرف سے اپنی روش تبدیل کرنے کا مطالبہ کر رہے ہیں تو دوسری طرف نیویارک میں ہیومن رائٹس واچ نے مغربی حکومتوں پر تنقید کی ہے کہ انہوں نے اپنے مفادات کی خاطر پاکستان میں غیر جمہوری اقدامات نظر انداز کئے۔

مفتی اعظم پاکستان اور جامعہ دارالعلوم کراچی کے مہتمم مفتی محمد رفیع عثمانی نے کہا ہے کہ ملک بھر سے تعلق رکھنے والے تمام مکاتب فکر کے علماء اس بات پر متفق ہو چکے ہیں کہ صدر پرویز مشرف فوری طور پر استعفیٰ دے کر ملک وقوم پر رحم کریں اور فوری مستعفی ہوں۔ آئین سے ماورا جن اقدامات کے تحت انہوں نے صدر کا عہدہ حاصل کیا ہے، وہ کبھی ملک میں دیرپا استحکام پیدا نہیں کر سکتے اور انہیں جلد یا بدیر یہ عہدہ چھوڑنا ہوگا۔ مفتی اعظم نے کہا کہ حکمرانوں کے جرائم ناقابل معافی، قبیح اور بھیانک ہیں، جنہوں نے پوری قوم کو ایک بند گلی میں لا کھڑا کیا ہے۔

انہوں نے انکشاف کیا کہ لال مسجد کے معاملے میں رات کے ۲ بجے معاہدہ ہو چکا تھا اور میں نے خود شرائط پر دستخط کر دیئے تھے، جن کی روشنی میں یہ طے کیا گیا تھا کہ عبدالرشید غازی اور دیگر طلبہ وطالبات کو ان کے گھروں میں پہنچا دیا جائے گا، تاہم ایوان صدر سے اچانک فیصلہ تبدیل ہوا اور مسجد ومدرسے میں موجود طلبہ وطالبات

کو جلا کر بھسم کر دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں جاری خودکش حملے گو کہ غیر شرعی اور حرام ہیں مگر درحقیقت یہ حکمرانوں کی ان پالیسیوں کا ردعمل ہیں جو دہشت گردی کے خلاف جنگ کے نام پر اپنے ہی کلمہ گو بھائیوں پر ظلم وستم پر مبنی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جامعہ حفصہ کی بیشتر طالبات مٹہ، وزیرستان، باجوڑ، سوات اور دیگر قبائلی علاقوں سے تعلق رکھتی تھیں تو پھر یہ کیسے تصور کرلیا جائے کہ ان بچیوں نے اپنے اوپر ڈھائے گئے مظالم کو باپ اور بھائی کے سامنے بیان کیا ہو اور ان کا خون نہ کھول اٹھا ہو۔ انہوں نے کہا کہ یہ تمام حملے انتقامی کارروائیاں ہیں، جنہیں بلاوجہ دین اور اسلام سے نتھی کیا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ علماء کا تعلق کسی سیاسی جماعت سے ہے اور نہ ہمارا کوئی سیاسی ایجنڈا ہے، لیکن موجودہ تہہ در تہہ بحرانوں کے حل کے لئے ہماری دیانت دارانہ رائے یہ ہے کہ عدلیہ کو آئین کے تقاضوں کے مطابق بحال کر کے صدر پرویز مشرف ملک وملت کی خاطر مستعفی ہو جائیں۔

مفتی رفیع عثمانی نے صدر مملکت کو مشورہ دیا کہ وہ اگر رضا کارانہ طور پر ملک وملت کی خاطر یہ اقدام کریں تو یہ ایک طرف ان کے وقار کو بلند کرنے کا ذریعہ بنے گا، تو دوسری جانب ملک سیاسی بحران سے نکل کر پٹڑی پر آجائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ صدر پرویز مشرف جنہیں شدت پسند اور انتہا پسند کہتے ہیں ان کو امریکی آنکھ سے دیکھنے کی بجائے پاکستانی آنکھ سے دیکھنے کی کوشش کریں اور یاد رکھیں کہ پاکستان کی سول آبادی پر ہونے والے فوجی آپریشن اس کا حل نہیں۔

ادھر عالمی حقوق کی تنظیم ہیومن رائٹس واچ نے بھی پاکستان کی صورت حال پر متوازن اور صداقت پر مبنی ایک تجزیہ جاری کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ مغربی طاقتوں نے دہشت گردی کے خلاف، جنگ میں حمایت کے باعث، اپنے مفادات کی خاطر پاکستان میں صدر پرویز مشرف کی حکومت کے غیر جمہوری اقدامات اور حقوق کی پامالی کے واقعات کو نظر انداز کر دیا ہے یہ الزام بین الاقوامی تنظیم ہیومن رائٹس واچ کی جانب سے سالانہ رپورٹ میں عائد کیا گیا ہے، رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ صدر مشرف نے اپنے صدارتی انتخاب کی قانونی حیثیت بارے سپریم کورٹ کی رولنگ سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے نومبر میں ایمرجنسی نافذ کی اور عدلیہ کی آزادی کے لئے جاری تحریک کو کچل دیا، ہزاروں وکلاء اور سیاسی مخالفین کو ۲۰۰۷ء میں من مانی کرتے ہوئے حراست میں لیا گیا، ملک کے زیادہ تر سینئر ججوں کو برطرف کر دیا گیا جب کہ میڈیا پر سخت پابندیاں عائد کی گئیں، برطانیہ، امریکہ، دریورپی یونین نے اپنے بیانات میں صدر مشرف پر زور دیا کہ وہ ہنگامی حالت ختم کریں اور زیر حراست افراد کو رہا کر کے آزاد اور منصفانہ انتخابات کا انعقاد کرائیں تاہم ان ممالک کے قول وفعل میں تضاد تھا، اور یہ رپورٹ تحریر کئے جانے تک تینوں مغربی طاقتیں مشرف حکومت کو خطیر فوجی اور اقتصادی امداد جاری رکھے ہوئے ہیں، رپورٹ میں بش انتظامیہ کو ہدف

تنقید بناتے ہوئے کہا گیا ہے کہ امریکی صدر پاکستان میں حقوق کی صورت حال میں بہتری اور برطرف کئے گئے چیف جسٹس کی بحالی کے لئے دباؤ ڈالنے میں ناکام رہے، گزشتہ چند سالوں سے دہشت گردی کے خلاف جنگ میں تعاون کے باعث امریکہ نے پاکستان کی صورت حال پر تنقید کی بجائے خاموشی اختیار کر رکھی ہے، صدر مشرف نے ایمرجنسی کے دوران اٹھائے گئے اقدامات کے تحت میڈیا کو دبایا گیا فوج کو، شہریوں کو حراست میں رکھنے اور مقدمہ چلانے، جب کہ عدالتوں کو وکلاء کے لائسنس منسوخ کرنے کا اختیار دے دیا گیا، ہیومن رائٹس واچ نے صدر مشرف کے بطور صدر دوبارہ انتخاب اور ایمرجنسی کے بعد بنائی گئی سپریم کورٹ سے اس کی منظوری کو بھی مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگرچہ صدر مشرف سویلین حکومت کے تشکیل کا دعویٰ کر رہے ہیں تاہم ان کے دوبارہ انتخاب کو غیر قانونی تصور کیا گیا اور ملک ابھی تک مؤثر فوجی کنٹرول میں ہے، میڈیا کے بعض دفاتر پر حملے کے علاوہ ملکی و بین الاقوامی میڈیا کے لئے کام کرنے والے رپورٹروں کو حراست اور تشدد کا نشانہ بنایا گیا، دہشت گردی کے خلاف جاری جنگ کے ساتھ ساتھ انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیوں کا سلسلہ جاری ہے، خاص طور پر افغانستان سے ملحقہ قبائلی علاقوں میں صورت حال سنگین ہے، گروپ نے مزید کہا ہے کہ اس نے غیر قانونی حراستوں اور تشدد کے متعدد واقعات کو دستاویزی شکل دی تھی، جب چیف جسٹس کو برطرف کیا گیا، وہ ان ہی واقعات کی تحقیقات کر رہے تھے تاہم رپورٹ میں اسلامی عسکریت پسندوں کو بھی پر تشدد حملوں اور قتل جیسے سنگین جرائم کرنے کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا ہے۔

اس وقت حالت یہ ہے کہ لاتعداد ادارے اور شخصیات صدر مشرف کی حکومت سے مطالبہ کر رہے ہیں کہ پاکستان کے حالات کی اصلاح کے لئے خود پاکستانی حکومت بھی اپنے رویئے میں تبدیلی کرے اور مغربی طاقتیں بھی اپنے محدود مفادات کو پیش نظر رکھنے کی بجائے پاکستان میں جمہوریت کے مفاد کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔

☆☆......☆☆

جبر واستبداد کے واقعات کس وقت رونما ہوتے ہیں؟

تاریخ شاہد ہے کہ اس دنیا میں جبر واستبداد اور ظلم وستم کے واقعات اسی وقت وجود میں آتے ہیں جب انسان اپنی حقیقت کو فراموش کر کے اپنے خالق سے رشتہ توڑ لیتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کو خالص اپنی قوتِ بازو کا کرشمہ قرار دے کر اپنے آپ ہی کو سب کچھ سمجھ بیٹھتا ہے، لیکن جو شخص قدم قدم پر اللہ کا نام لے کر یہ اعتراف کر رہا ہو کہ میرا ہر کام میرے مالک وخالق کا مرہونِ منت ہے اس کے دل پر غرور وتکبر کی سیاہی کا کوئی دھبہ نہیں پڑتا، اور وہ دوسری مخلوقِ خدا کے ساتھ بھی کبھی ظلم وتشدد کا روادار نہیں ہوسکتا۔

(ماخوذ از ذکر وفکر، ص:۱۶، مولانا مفتی محمد تقی عثمانی)